

## تکمیل پاکستان کا ایجنسڈا<sup>☆</sup>

### سراج الحق

اس فانی دنیا میں باعزت اور باوقار زندگی گزارنے کا اللہ تعالیٰ نے یہ طریقہ بتایا ہے کہ  
تینی کا حکم دو اور برائی سے روکو۔ نبی کریم تینی کا بہترین نمونہ تھے۔ اس لیے ہمیں ان کے امتی  
ہونے کے حیثیت سے ہر لمحے نہ صرف خود تینی اختیار کرنی ہے بلکہ تینی کا حکم بھی دنیا ہے۔ برائی  
سے خود بھی رکنا ہے اور دوسروں کو بھی روکنا ہے۔ جس کلمہ توجید کی بنیاد پر یہ ملک بنتا ہے۔  
**بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَسُولُ اللّٰهِ**۔ اس کا مقصد بھی تینی عام کرتا اور بدی کی روک خام کرتا ہے۔  
ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر فخر ہے۔ آئیے ہم لکران پر دل کی گہرائیوں سے درود وسلام پیش کریں۔  
اللہ تعالیٰ نے ہمیں امت وسط، یعنی اعتدال والی امت کا درجہ دیا ہے۔ ایک ایسی امت  
جو انصاف پسند ہو، جو حق کی نصیحت کرنی والی ہو اور ظلم کے خلاف ایک مضبوط قوت ہو۔ ظلم کرونا  
اور ظلم کو ہونے سے بچانا دونوں اس امت کے فرائض میں شامل ہیں۔

كُنْتُمْ حَيَّةً أَمَّةً أَخْرِجْتُ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمُعْرُوفِ وَنَهَايُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ تُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ (آل عمران: ۳۱) دنیا میں وہ بہترین گروہ تم ہو جسے انسانوں کی ہدایت و  
اصلاح کے لیے میدان میں لا یا گیا ہے۔ تم تینی کا حکم دیتے ہو، بدی سے روکتے ہو اور  
اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اس کا تقاضا ہے کہ ہم اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جائیں۔ ہماری انفرادی

---

☆ جماعت اسلامی پاکستان کے اجتماع عام (منعقدہ ۲۱-۲۳ نومبر ۲۰۱۳ء) میں امیر جماعت اسلامی  
پاکستان محترم سراج الحق کا افتتاحی و اعتمادی خطاب بطور اشارات، ٹیکنیکیا جا رہا ہے۔ ادارہ

ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن، دسمبر ۲۰۱۳ء

زندگی اور اجتماعی زندگی میں کوئی تضاد نہیں ہونا چاہیے۔ ظاہر اور باطن ایک ہونا چاہیے۔ ہمارا گھر اسلام کا مرکز اور جنت کا نمونہ ہونا چاہیے۔ جہاں والدین کو احترام ملے۔ بڑوں کو عزت ملے۔ پچھوں کو شفقت ملے اور جہاں میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس بنیں۔ ایک گھر ہمارا یہ ملک اسلامی جمہور یہ پاکستان بھی ہے۔ ہمیں اس کی عافیت اور بہتری بھی مطلوب ہے۔ ہمیں اس گھر میں بھی اللہ اور اس کے رسول کا حکم نافذ کرنا ہے۔

ہم نے اسی جذبے کے ساتھ اس اجتماع عام کا انعقاد کیا۔ ہم نے تجدید عہد کرنے کے لیے اپنے بھائیوں، بہنوں، جوانوں اور بزرگوں کو یہاں مشورے کے لیے بلایا۔ میں نے آج تک وہ جذبہ نہیں دیکھا جو آج میں دیکھ رہا ہوں۔ تاکہ اس ملک میں انصاف کے قیام اور حق کی گواہی قائم ہو جائے۔ اجتماع عام کا انعقاد ایک غیر معمولی فیصلہ تھا۔ ہمارے پاس نہ وسائل تھے اور نہ خفیہ قوتوں کی آشیروں باد۔ ہم نے صرف اللہ کے نام پر سب کو یہاں آکھا کیا۔ تحریک پاکستان کے نام پر سب کو آکھا کیا۔

اس اجتماع کے انعقاد کے لیے کارکنان جماعت اسلامی، مردوخواتین سب نے دن رات ان تحکم مختت کی۔ یہاں ہم سب اللہ کی رضا کے لیے آئے ہیں اور ان شاء اللہ آپ یہاں سے محبت، اخوت اور بھائی چارے کا پیغام لے کر جا رہے ہیں۔

قائد اعظم نے فرمایا تھا کہ تحریک پاکستان اُس وقت شروع ہو گئی تھی جب ہندستان میں پہلا مسلمان داخل ہوا تھا۔ تحریک پاکستان بر سوں جاری تھی مگر قرارداد پاکستان ۱۹۴۰ء میں منظور ہوئی۔ اس قرارداد میں مملکت پاکستان کا واضح نقشہ رکھ دیا گیا اور مرکز اور محور قرآن و سنت کو قرار دیا گیا۔ مغرب زدہ لوگ آج بھی قائد اعظم پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ پاکستان کو سیکلر بنانا چاہتے تھے حالانکہ قائد اعظم، پاکستان کو اسلام اور جمہوریت کا مرکز بنانا چاہتے تھے اور کہتے تھے کہ ”میرا ایمان ہے کہ ہماری نجات اُس اسوہ حسنہ پر چلتے میں ہے جو ہمیں قانون عطا کرنے والے پیغمبر اسلام نے ہمارے لیے بنایا ہے“۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا کہ: ”مجھے یقین ہے کہ جوں جوں ہم آگے جائیں گے ہم میں زیادہ اتحاد پیدا ہوتا جائے گا کیونکہ ہم ایک خدا، ایک رسول اور ایک امت کے پیغمبر ہیں“۔

مورخ پاکستان ڈاکٹر صدر محمود نے ..... آج میں یہ بات بڑے واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ تحریک پاکستان میں اس وقت تیزی آئی تھی جب ۱۹۷۵ء میں یہ نعرہ لگا کہ پاکستان کا مطلب کیا لا اللہ الا اللہ۔ پھر دنیا نے دیکھا کہ دوسال کی قربانیوں کے بعد پاکستان وجود میں آگیا۔ یہ تھی طاقت لا اللہ الا اللہ کی۔ اور آج سب لوگ جان لیں لیں کہ اس ملک کا مستقبل ان الحرم الا اللہ ہے یہاں کوئی دوسرا نظام نافذ نہیں ہو سکتا۔ کوئی اس غلط فہمی میں نہ رہے کہ قائد اعظم کی اس مسجد میں کوئی دوسرا ایزم نافذ کر سکتا ہے۔

قائد اعظم نے تو پاکستان اسلام اور جمہوریت کے لیے بنایا مگر یہاں نہ اسلام کو نافذ ہونے دیا گیا اور نہ جمہوریت کو۔ قائد اعظم کی وفات کے بعد اس ملک پر مفاد پرستوں نے قبضہ کر لیا۔ انگریز کے ٹکڑوں پر پلنے والے جاگیرداروں، سرمایہ داروں، سول اور ملٹری ڈکٹیٹروں نے بار بار شب خون مارا۔ اسلام اور جمہوریت کے خلاف سازشیں کیں۔ شہری آزادیاں سلب کیں اور قوی خدا نے کو لوٹنا شروع کیا۔ ۱۹۵۲ء میں غلام محمد نے اقتدار سنبھالا۔ ۱۹۵۴ء میں پہلا آئین بنایا گیا اس کو چلنے نہیں دیا گیا اور ایوب خانی مارشل لا آگیا۔ ۱۹۶۲ء میں دوسرا آئین بنایا گیا اور بھیخی خان کا مارشل لا آگیا۔ اس عرصے میں اس ملک میں نفرتوں کے بیچ بوجے گئے اور سیاسی جماعتوں کو کام نہیں کرنے دیا گیا۔ اخبارات پر پابندی لگائی گئی۔ سیاسی لیدروں اور صحافیوں کو جلوں میں ڈالا گیا اور ظلم کی انتہا کر دی گئی۔ ۱۹۷۰ء میں جب پہلے عام انتخابات ہوئے تو اس کے نتائج کو استیبلشمنٹ اور مفاد پرست جاگیرداروں نے قبول نہیں کیا۔ عوام کے فیصلے کو قبول نہیں کیا گیا۔ اقتدار اکثریتی جماعت کو سپرد نہیں کیا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ لکلا کہ ملک کے دونوں حصوں کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا گیا۔

۱۹۷۴ء میں تیرا آئین بنایا۔ یہ وہ متفقہ آئین تھا جس میں چاروں صوبوں اور ملک کی تمام جماعتوں نے دستخط کیے۔ اس میں مقدور اعلیٰ اللہ تعالیٰ کو تسلیم کیا گیا۔ اس دستور میں قرارداد مقاصد شامل ہے۔ اس آئین میں وفاقی شرعی عدالت ہے۔ اس آئین کے مطابق کوئی قانون قرآن و سنت کے خلاف نہیں بنایا جاسکتا، اس آئین کے مطابق قرآن و سنت کی تعلیمات کو عام کرنا ہے، عربی زبان کو سکھانا اور اس آئین کے مطابق اسلام کے منافی کوئی قدم نہیں اٹھایا جاسکتا۔ اس

آئین کے مطابق کوئی طالع آزماجہوریت کو ختم نہیں کر سکتا، میراث کو ختم نہیں کر سکتا، بنیادی حقوق کو ختم نہیں کر سکتا، شہری آزادیوں کو ختم نہیں کر سکتا، اظہار رائے کو ختم نہیں کر سکتا عروتوں پر تعلیم کے دروازے بند نہیں کر سکتا، ریاست کے خلاف بغاوت نہیں کر سکتا اور آزادی اظہار کو بھی ختم نہیں کر سکتا۔ اس آئین میں صوبوں کے حقوق کو تسلیم کیا گیا ہے۔ وسائل کی تقیم کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اعلیٰ عدالتوں کو فیصلوں کا اختیار دیا گیا ہے۔ پارلیمنٹ کی بالادستی کو تسلیم کیا گیا ہے۔ شفاف انتخابی نظام اور ایکشن کمیشن کی گارنی دی گئی ہے مگر کیا یہاں جمہوریت کو پہنچنے نہیں دیا گیا۔ ۱۹۹۹ء میں پرویز مشرف نے ایک مرتبہ آئین کو توڑنے کا گناہ کیا۔ اور پھر دوسری مرتبہ ۲۰۰۰ء میں بندوق کے زور پر آئین کو پامال کیا اور ملک کی عزت کو ایک ٹھیں فون کال پر امریکا کے سپرد کیا۔ اپنی بہنوں اور بھائیوں کو ڈالروں کے عوض بیچ ڈالا۔ آج بھی ڈاکٹر عافیہ صدیقی اور کئی پاکستانی امریکا کے جیلوں میں پرویز مشرف کی وجہ سے پڑے ہوئے ہیں۔ سیکڑوں پاکستانی لادبا ہو گئے ہیں۔ بلوجستان کے اندر آپریشن کے ذریعے بلوجوں کو ملک چھوڑنے پر مجبور کیا گیا پہاڑوں پر چڑھ کر گوریلا جنگ کرنے پر مجبور کر دیا۔ ہندستان کے ساتھ ساز باز کر کے مسئلہ کشمیر کو سرداخانے میں ڈالا اور لاکھوں کشمیری شہدا کے خون سے بے وقاری کی۔ یہاں تک کہ اسرائیل کے ساتھ بھی پیغامیں بڑھائی۔ جو قبلہ اول اور مسجد قصی پر قابض ہے اور وہ ہزاروں فلسطینیوں کا قاتل ہے۔ ملک میں انتہا پسندی کو فروغ دیا گیا، بے حیائی کا سیلا بہایا گیا اور ملک کے تعلیمی نصاب کو غیر اسلامی بنانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن جب وہ اپنے اقتدار سے ہٹا تو اس کے جرائم پر پردہ پوشی کرتے ہوئے اسے گارڈ آف آز پیش کیا گیا۔ وی آئی پی بنایا گیا۔ یہ دنیا کا واحد ملک ہے کہ جہاں ملک توڑنے والوں کو، آئین توڑنے والوں کو، اپنی بہنوں کو بیچنے والوں کو اور اپنی فضا عیین دشمنوں کو دینے والوں کو وی آئی پی بنائے اور جب وہ مرتبے ہیں تو پاکستان کے جھنڈے میں ان کو فتنا یا جاتا ہے۔ آئین کی بار بار پامالی سے یہ ملک بھی ٹوٹا، اس کے ادارے بھی تباہ ہوئے۔ یہ آئین کی مرتبہ بے تو قیر ہوا۔ اس ملک میں نہ اسلام کو آنے دیا گیا، نہ جمہوریت کو جڑ کپڑنے دی گئی۔ جس کے پاس دولت تھی یا بندوق، اس نے اس ملک کے عوام کا ستیاناں کر دیا۔ اس ملک کی بنیادیں ہلا دیں۔ اس ملک کے شہریوں کو بنیادی حقوق سے محروم کیا۔ اسلامی حقوق، معاشری حقوق اور

معاشرتی حقوق سے محروم کیا۔ تعلیم سے محروم کیا۔ صحت سے محروم کیا۔ اچھے ماحول سے محروم کیا۔ خواتین پر ظلم کے پیارہ توڑے گئے۔ نوجوانوں پر ملازمتوں کے دروازے بند کیے گئے۔ ہسپتال اور سکولوں میں طبقاتی نظام لایا گیا۔ مزدوروں کو حق نہیں دیا گیا، بچوں سے مشقت کروائی گئی۔ ان کو اپنا غلام سمجھا گیا۔ اس ملک میں کرپٹ اشرافیہ نے آمروں اور مفاد پرستوں کے ساتھ مل کر پاکستان کی بیوروکری کوتباہ کیا، پلیس کوتباہ کیا، بیکسوں کے نظام کوتباہ کیا، کرپشن کو عام کیا، اقرباء پروری کو عام کیا، طبقاتی نظام کو دوام بخشنا اور سارے اداروں کوتباہ و بر باد کیا۔ آج ملک کا کوئی بھی ادارہ چوروں اور لیسوں سے، ظالموں اور استھانیوں سے خالی نہیں۔ ہر طرف وی آئی پی ٹکڑا راج ہے۔ ٹھانوں میں، عدالتوں میں، ہسپتالوں میں، سکولوں میں، فتنوں میں۔ دوسری طرف اس ملک کو اس مٹھی بھرا شرافیہ نے اپنے مفادات کی خاطر تقسیم در تقيیم کیا۔ مذہبی منافرتوں پھیلائی، مسلکی جگڑے پیدا کیے، فرقہ پرستوں کی حوصلہ افزائی کی اور سیاسی انتشار پیدا کیا۔ کسی کو اقتدار میں لاۓ اور کسی کو محروم کیا۔ انتخابات، پارلیمنٹ اور قومی اداروں کو بے وقت کیا۔ اپنے اقتدار کو دوام مکھنٹے کے لیے امریکی دہشت گردی کا ساتھ دیا۔ معاشری نظام کو بر باد کر کے غریبوں سے دو وقت کی روٹی چھین لی۔ مہنگائی میں اضافہ کر دیا۔ سی این جی کو نایاب کر دیا۔ گیس اور بجلی کے بلوں میں اضافہ کر دیا۔ کرایے بڑھ گئے، فیسیں بڑھ گئیں۔ ہر طرف بھوک کے سائیں نظر آرہے ہیں۔ ہر طرف غربت ناج رہی ہے۔ ہر طرف لا قانونیت ہے، بختے ہیں، کمیشن ہے اور نارگش کلنگ ہے۔ کیا یہ قائدِ اعظم کی خواہوں کی تعبیر ہے؟ کیا اس کے لیے مسلمانوں نے قربانی دی تھی؟ کیا اس کے لیے پاکستان حاصل کیا گیا تھا؟

سو سال آپریشن کے دوران لاکھوں لوگوں کو اپنے ملک میں مہاجر بنا�ا گیا اور کمپیوں میں ان کی تذلیل کی گئی۔ اب فاتا میں اور شمالی وزیرستان میں آپریشن کیا جا رہا ہے۔ ۹ لاکھ قبائلی پاکستانی اپنے ہی ملک میں ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ وہ خواتین جو حیا کی وجہ سے ڈاکٹروں کے پاس بھی نہیں جاتی تھیں ان کو کمپیوں میں رہنے پر مجبور کر دیا گیا۔ آج ان کا کوئی والی وارث نہیں۔ آج امریکا کو بتایا جا رہا ہے کہ ہندستان کی کارروائیوں کی وجہ سے پاکستانیوں کے خلاف آپریشن متاثر ہو گیا ہے۔ میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ قبائلی پاکستانی ہیں ان کی تذلیل بند کی جائے اور ان کے

خلاف آپریشن بند کیا جائے۔ اور ان کو اپنے گھروں کو عزت کے ساتھ جانے دو۔ قبائلیوں کے ساتھ ہونے والے مظالم کا ازالہ کرو اور امریکا کی جنگ سے باہر نکلو۔

اس ملک میں کرپٹ اشراقیہ نے اقتدار میں باریاں لگائی ہوئی ہے۔ ایک اقتدار میں آجاتا ہے تو دوسرے کے مفادات کی حفاظت کرتا ہے۔ یہ اقتدار پرستوں کی جائش فیصلی ہے جس میں میڈیا بھی ان کے قدموں کے اندر بیٹھتا ہے۔ دولت کی ریل پیل میں حق اور سچ سامنے نہیں آتا۔

ایسے میں اس ملک کے اندر ہم امید کی کرن دکھانے کے لیے اجماع عام کر رہے ہیں تاکہ قائدِ اعظم کے ناکمل مشن کو اور پاکستان کے ناکمل ایجنسیز کو تکمیل تک پہنچا سکیں۔ تحریک پاکستان کا دوبارہ آغاز ہم اس لیے کر رہے ہیں کہ قائدِ اعظم کے مشنِ اسلام، جمہوریت اور عوام کی فلاح کو پورا کریں جس ملک کا قیامِ اسلامی بنیادوں اور اسلامی جذبوں کے بغیر ممکن نہیں تھا۔ اسی طرح اس کا تحفظ، اس کی سلامتی اور آزادی بھی اسلام کے سچے اور عادلانہ نظام کے بغیر ممکن نہیں۔ ہم اس ملک کو اسلامی اور خوش حال پاکستان اس لیے بنانا چاہتے ہیں کہ یہاں پر طبقاتی تقسیم ختم ہو، کرپٹ، نا انصافی، ظلم و زیادتی، جہالت اور غربت ختم ہو۔ ہماری تحریک پاکستان کے ذریعے اختیارات اور اقتدارِ عوام کے حقیقی نمایندوں کو سپرد کرنے کے لیے مخلص سطح تک منتقل کرنا چاہتے ہیں۔ ہم قوی زبان کو ترقی دیں گے اور مقابلہ کا امتحان بھی قوی زبان میں کرائیں گے۔ تحریک پاکستان کی اس تحریک میں ہم صوبائیت اور علاقائی تعصبات کو ختم کریں گے۔ غیر مسلم برادری کے حقوق دوسرے شہریوں کے برابر ہوں گے۔ ان کو مذہبی اور معاشری آزادیاں حاصل ہوں گی۔ ہم تحریک پاکستان کی اس تحریک میں عوام کے سیاسی شعور میں اضافہ کر کے آمریت کی ہر شکل کو بے ناقاب کریں گے۔ ہم دھاندی سے بنی والی حکومتوں کو بے ناقاب کریں گے۔ ہم سیاستدانوں کی خرید و فروخت کی گھناؤنی سازشوں کو طشت از بام کریں گے۔ ہم عوام کو ظاہری اور باطنی حکومتوں کا فرق سمجھائیں گے۔ اس لیے میں پاکستان کے ہر مرد اور عورت کو، ہر پاکستانی کو، ہر نوجوان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ تحریک پاکستان کی اس نئی جدوجہد کا حصہ بنے پاکستان کو ایک جدید ریاست بنانے کے لیے، اسلامی ریاست بنانے کے لیے اور خوش حال پاکستان بنانے کے لیے کمرستہ ہو جائیں۔

میں ہر پاکستانی سے اپل کرتا ہوں کہ اسلامی پاکستان اور خوشحال پاکستان کی خاطر تحریک پاکستان کا پیغام گھر گھر تک پہنچائیں۔ یہ ہماری تقدیر کا سوال ہے، یہ ہمارے مستقبل کا سوال ہے۔ میں پاکستان کے عوام کو کہتا ہوں، اور سب سے کہتا ہوں کہ ہم نے جو عوامی ایجنسڈ آپ کو دیا ہے۔ یہ قوی ایجنسڈ ہے، یہ پاکستان کو بچانے کا ایجنسڈ ہے۔ ہم واضح طور پر کہتے ہیں کہ تحریک پاکستان کو راستہ دے دوتاکہ یہ ملک ترقی کر جائے۔ ہماری جدوجہد سیاسی ہے۔ قائد اعظم نے پاکستان لٹکر کشی کے ذریعے سے حاصل نہیں کیا تھا اور ہم بھی عوامی اور جمہوری جدوجہد کے ذریعے عوامی اور جمہوری جدوجہد کے بعد حاصل کیا گیا تھا اور ہم بھی عوامی اور جمہوری جدوجہد کے ذریعے سے قائد اعظم کے وزن کے مطابق پُرانے سے پاکستان کو حقیقی اسلامی، جمہوری، سیاسی اور پروگریسواریاً سے بنانا چاہتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوا تو یاد رکھو کہ تمہاری جا گیریں اور تمہارا پیسہ اور تمہاری طاقت صدائیں رہے گی۔ نام صرف اللہ کا رہے گا، اسی اللہ تعالیٰ کا حکم چلے گا۔ یادِ  
**اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْفَاثِ الْأَنْعَامِ (۵۷:۶)**

نائن المیون کے بعد امریکا نے ہمارے ملک پر ایک علامیہ جنگ مسلط کر رکھی ہے۔ پرویز مشرف ایک ٹیلی فون کال پر ڈھیر ہو گیا تھا۔ عالمی ایئٹھی قوت ہونے کے باوجود امریکا اور نیٹو فورسز نے افغانستان پر قبضہ کرنے کے لیے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے۔ لاکھوں مسلمانوں کا قتل عام کیا۔ بچے یتیم اور عورتیں بیوہ ہو گئیں۔ جوان قتل ہو گئے۔ اس پر بس نہیں کیا بلکہ امریکا نے پاکستان میں ایک خفیہ جنگ مسلط کی۔ جن کی وجہ سے داخلی انتشار میں مزید اضافہ ہوا۔ ۵۵ ہزار پاکستانی شہید ہو گئے مگر امریکا اب بھی قلعہ بند ہو کر افغانستان پر قابض ہے۔ ہم واضح کرتے ہیں کہ ہم افغانستان کے عوام کے ساتھ ہیں اور ان کی آزادی، سلامتی اور خود مختاری کی کمل جماعت کرتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ افغان اتحاد اور اتفاق کا مظاہرہ کر کے اپنی آزادی کو امریکا سے واپس لیں گے۔

تحریک پاکستان کے آغاز نو پر میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جماعت اسلامی دنیا کے کسی ملک کے خلاف نہیں۔ ہم سب کی آزادی اور خود مختاری کا احترام کرتے ہیں۔ ہم امریکا کے عوام کے خلاف نہیں بلکہ امریکی حکمرانوں کی ظالمانہ پالیسی کے خلاف ہیں جو وہ مسلمانوں اور مسلمان ممالک کے خلاف اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ہم یورپ و امریکا سے اچھے تعلقات برابری کی بنیاد پر

چاہتے ہیں۔ ہم میں المذاہب مکالمہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم تمام مذاہب کا احترام کرتے ہیں اور ہر قوم کے عالمی تعصّب کے خلاف ہیں۔

ہم امریکا اور یورپ سے کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے خلاف عالمی جنگ کو ختم کریں۔ اگر تم دنیا میں امن لانا چاہتے ہو اور لڑنا چاہتے ہو تو غربت، جہالت اور ناخواندگی کے خلاف لڑو۔

جماعتِ اسلامی پاکستان تمام اسلامی اور عرب ممالک کے ساتھ تعلقات کو اولیٰ دیتی ہے۔ سعودی عرب، متحده عرب امارات، قطر، کویت اور دوسرے عرب ممالک میں لاکھوں پاکستانی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ جو یہاں زر مبادلہ بھیجتے ہیں ہم ان کا احترام اور ان کے احسان مند ہیں۔ مسلم ممالک کے باہمی تازعات کے بارے میں ہماری رائے ہے کہ اس کو بات چیت اور نیک جذبوں سے حل کیا جائے۔ اخوانِ اسلامین اور حجاج کے بارے میں بعض دوست ممالک کو غلط فہمی ہو گئی ہے۔ ہم ابیل کرتے ہیں کہ مسلم امت کی خاطر اپنے بھائیوں اور اپنی طاقت کو تقسیم نہ کریں اور متحد ہو جائیں۔ ہم اسرائیل کی فلسطین اور فلسطینی پہلوں، عورتوں اور بورڈھوں پر اور سکولوں اور ہسپتالوں پر بمباری کی مذمت کرتے ہیں اور قبلہ اول کی آزادی تک فلسطینی عوام کی حمایت کرتے رہیں گے۔

ہم ہمسایہ ممالک، چین ایران، افغانستان کے ساتھ ترجیحی بنیادوں پر بہترین تعلقات کے خواہاں ہیں۔ ہم ہندستان کے ساتھ بھی اچھے اور دو طرفہ تعلقات چاہتے ہیں مگر تعلقات، کشمیر کی قیمت پر نہیں ہوں گے۔ پیاز اور ٹماٹر ڈپلو میسی یا کرکٹ ڈپلو میسی سے بہتر نہیں ہوں گے۔ جنوب مشرق ایشیا میں امن قائم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ کشمیر کا مسئلہ اقوام متحده کی قراردادوں کے ذریعے حل کیا جائے۔ مقبوضہ کشمیر میں پہلوں، جوانوں اور بورڈھوں کا قتل عام بند کیا جائے۔ کشمیریوں کی نسل کشی بند کی جائے۔ میں کشمیر کے مسلمانوں کو پیغام دینا چاہتا ہوں کہ آپ کی جدوجہد زمین کے ٹکڑے کے لیے نہیں بلکہ اسلامی پاکستان کی تیکمیل کی جدوجہد ہے۔ آپ کا جذبہ جہاد اور شوق شہادت اور طویل جدوجہد پر پاکستان کے عوام آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ ان شاء اللہ وہ وقت آنے والا ہے جب سری نگر اسلامی پاکستان کا گرمائی دار اخلافہ بنے گا۔ جماعتِ اسلامی نے ہمیشہ پاکستان کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کی۔

۱۷۶ء میں جب مشرقی پاکستان پر ہندستان نے حملہ کیا اور جماعت اسلامی کے رضا کاروں نے ہندستان کی تربیت یافتہ فورس کے خلاف مادر وطن کی حفاظت کی۔ ہزاروں نوجوان بھارتی فوج اور ان کی تربیت یافتہ مکتبی بانی کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ فوج نے ہتھیار ڈال دیئے مگر ایک طرف ہمارے ملک میں بعض لوگوں نے مادر وطن کی حفاظت پر جماعت اسلامی کو طعنے دیئے تو دوسری طرف بگلہ دیش بننے کے بعد جماعت اسلامی کے کارکنوں کو آزادی دشمن اور پاکستان دوست قرار دیا اور آج ۲۲ سال گزرنے کے باوجود جماعت اسلامی کے بزرگ رہنماؤں کو جھوٹے مقدمات میں سزاۓ موت اور عمر قید کی سزا میں دی جا رہی ہیں۔ ہم حسینہ واحد کے انتقام کی ذممت کرتے ہیں مگر ساتھ ہی اپنی حکومت سے پوچھتے ہیں کہ پاکستان کی حمایت اگر جرم ہے تو پھر کل کیوں اس مادر وطن کے لیے قربانی دینے کے لیے کوئی تیار ہو گا۔

یہ بگلہ دیش کا داخلی معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک عالمی معاملہ ہے۔ عالمی معابدوں کا تقدس ہوتا ہے ایک طرف حکومت مسئلہ کشمیر پر اقوام متحده کی قراردادوں پر اور دوسری طرف بگلہ دیش کے ساتھ عالمی معابدوں پر عمل درآمد نہیں کروائی۔ کیا بگلہ دیش کو اس لیے تسلیم کیا تھا کہ وہ عالمی معابدوں سے روگردانی کرے اور ظلم اور فاشزم کا ثبوت دے۔

### ملکی بحران کا اصل سبب

**سوال یہ ہے کہ نظام کیسے تبدیل ہو گا؟**

مولانا مودودیؒ نے فرمایا تھا کہ پر امن آئینی جدوجہد کرو، ذہنوں کو تبدیل کرو، انسان کو اندر سے تبدیل کرو، پھر عوام کو منظم کرو اور قیادت مہیا کرو۔ منتشر معاشرے کو ایک کرنا، عوام کو روشنی دینا، عوام کو منزل دینا یہ قیادت کا کام ہے۔ ہم زیر زمین سازشوں، گوریلا جنگ یا ڈنڈے کے زور پر یقین نہیں رکھتے۔ دلوں کی دنیا کو تبدیل کریں تو معاشرہ تبدیل ہو گا۔ اگر آپ اس ملک میں اسلامی نظام چاہتے ہیں تو دلوں کو فتح کرنا ہو گا۔ خیالات اور خواہشوں کو تبدیل کرنا ہو گا۔ اچھا اخلاق اور کردار بھاری قوت ہیں۔

میں کارکنانِ جماعت سے اپیل کرتا ہوں کہ سورج کی طرح کرنیں بکھیرو، چاند اور تاروں کی طرح جگہ گانا سیکھو، گلاب کے پھول بناؤ کردار کی خوشبو تقسیم کرو۔ ان شاء اللہ خلقت خدا محارے

گرد جمع ہو جائے گی۔ معاشرے کے خدمت گار بنو۔ ٹیموں، مسکینوں، بیواؤں اور بوڑھوں کا سہارا بون۔ مظلوموں کی آواز بون اور ان کی ڈعاء بون۔ خالق کو راضی کرنا ہے تو خلوتی خدا کی خدمت کرو۔

ہم جانتے ہیں کہ پٹ اشرافیہ نے صرف پاکستان کو منزل سے ڈی ریل ہی نہیں کیا بلکہ انھوں نے بپور و کریبی کو بھی کر پٹ کیا، پولیس کا نظام بھی تباہ کیا۔ میکس کا نظام عوام کو بچوڑنے کا اور ان کی تحریکیاں بھرنے کا ذریعہ ہے۔ انھوں نے اس ملک میں کرپشن، اقربا پروری اور طبقاتی نظام کو دوام دیا۔ ریلوے غربیوں کی سواری ہے، اس کو تباہ کیا۔ کرپشن کی وجہ سے ہی پی آئی اے کو مفلوج کیا۔ پارلیمنٹ پر عوام کروڑوں روپے خرچ کر رہے ہیں لیکن اس سے کچھ حاصل نہیں ہو رہا۔ مظلوم کو سننے کے لیے کوئی ادارہ نہیں ہے۔ چور اور لشیروں کو پکڑنے کا کوئی نظام نہیں ہے۔

پاکستان کے آئین میں اللہ کی بادشاہت اور انسانوں کی خلافت کو تسلیم کیا گیا ہے مگر یہاں منافقت کا نظام ہے۔ کرپٹ اشرافیہ کا نظام ہے، جاگیرداروں کا نظام ہے، امریکی و فاداروں کا نظام ہے۔ اللہ کا نظام کہیں نظر نہیں آتا اور نہ خلافت کا نظام نظر آتا ہے۔ آئین پاکستان قرآن و سنت کے خلاف قانون سازی کی اجازت نہیں دیتا، لیکن سارا معاشی نظام سود پر چلتا ہے۔ سود تو اللہ اور رسولؐ کے ساتھ چلتا ہے۔

ہم آئین پاکستان کے ساتھ ہیں اس لیے کہ اس آئین نے پاکستان کو جزو رکھا ہے۔ اس میں اللہ کی حکیمت کو اقتدار اعلیٰ تسلیم کیا گیا ہے۔ اگر پاکستان کا آئین ختم ہو تو فساد کی قوتیں دوبارہ ایسا متفقہ و ستوڑ نہیں بننے دیں گی۔ وفاقی شرعی عدالت ختم ہو جائے گی۔ پھر صوبوں کو اکٹھا کرنا مشکل ہو گا۔ یہاں سامراجی قوتیں ہمیشہ غیر جمہوری نظام کی حمایت کرتی ہیں تاکہ اس ملک کا شخص بدل ڈالیں، اور اس ملک کو بھارت کا غلام بناؤں ڈالیں۔ ان کے لیے ایک ڈکٹٹری سے سودا کرنا آسان ہوتا ہے کیونکہ وہ ایک ٹیلی فون کا لپڑھیر ہو جاتا ہے۔

پاکستان میں مسئلہ آئین کا نہیں، قیادت کا اور قیادت کی بے عملی کا ہے۔ عوام کو جب موقع ملتا ہے تو انھی لوگوں کو جھولیاں بھر بھر کر دوٹ دینے ہیں جھیں بعد میں جھولیاں بھر کر بدعا گیں دیتے ہیں۔ خود ہی سانپوں کے منہ میں دو دھڑاتے ہیں اور جب وہ اٹھ دھا بن کر ڈستے ہیں تو پھر خوب رو تے بھی ہیں۔

ان اٹھوں نے آپ کو دبایا ہوا ہے۔ یہی سانپ خزانے پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ انھوں نے مقصد پاکستان کو سبوتاڑ کیا اور پاکستان کے جغرافیہ کو بھی۔ چین اور ملائیشیا کو اچھی قیادت ملی تو ترقی کر گئے اور ایشیا کے نائیگر بن گئے۔ یہاں استحصالی طبقے نے خود کو امیر اور آپ کو غریب بنایا۔ انھوں نے ہماری صنعت کو تباہ کیا۔ انھوں ہماری زراعت کو تباہ کیا۔ ان کی وجہ سے غریب اور مزدور فاقوں کا شکار ہیں۔ ان کے بچے باہر پڑتے اور ہمارے بچے گندگی کے ڈھیر میں رزق تلاش کرنے پر مجبور ہیں۔ آپ ان کو ووٹ دیتے ہیں اور وہ آپ کو بچلی اور گیس کے خالماہہ مل بھجتے ہیں اور یہ وی وی آئی پی کلچر تو ہیودیوں کا ہے۔ کیا اس ملک میں ہم سب برادر نہیں ہیں؟ ہمپتاں میں، ہوٹلوں میں، دفاتر میں، ہر جگہ وی آئی پی کلچر ہے۔ محمود اور ایاز کب ایک صفت میں نظر آئیں گے۔ جب اسلامی حکومت قائم ہوگی تو تعلیمی اداروں میں طالب علم، ہمپتاں میں بیمار، اور عدالتوں میں ہر مظلوم وی آئی پی ہوگا۔ ہم موجودہ وی آئی پی کلچر کو ختم کریں گے تو لوگ خود کہہ اٹھیں گے کہ ع رہے نہ کوئی عالی جاہ ، لا اللہ الا اللہ

## قومی ایجنسڈا

ہمیں قوم کو روشنی کے گرد اکھا کرنا ہے، امید کی شمع روشن کرنی ہے۔ میں محرومین کو، مغلومین، مزدوروں اور مجبوروں کو پیغام دینا چاہتا ہوں کہ جماعت اسلامی عام آدمیوں اور غریب عوام کی اصل جماعت ہے۔ یہاں موروثی اور خاندانی سیاست نہیں ہے۔ یہاں کوئی گدی نشین نہیں ہے۔ آئیے ہم سب مل کر مٹی بھر کر پت اشرافی کی کرپٹ فیملی کا مقابلہ کریں۔ اسلامی پاکستان کے لیے، جمہوری پاکستان کے لیے، فلاہی پاکستان کے لیے، پروگریسیو پاکستان کے لیے ایک ہوجاں گیں تاکہ محمود ایاز ایک صفت میں نظر آئیں۔

میں عوامی ایجنسڈے میں یہاں ہر فرد کو خوش حال دیکھنا چاہتا ہوں۔ فرد خوش حال ہو گا تو قوم خوش حال ہو گی، پھر ریاست بھی خوش حال ہو گی۔ اس کے لیے انقلابی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ میں مانتا ہوں کہ یہاں پرانے سیاسی کھلاڑیوں اور سیاسی پنڈت بڑے مضبوط ہیں۔ ان کے پاس وسائلیں، امریکا ان کے ساتھ ہے اور میڈیا پر بھی ان ہی کا بول بالا ہے۔

ہمارے پڑوں چین میں غریب کسان جا گیرداروں کے خلاف اکٹھے ہوئے اور انقلاب

برپا کر دیا۔ فرانس میں مزدور سا ہو کاروں کے خلاف اکٹھے ہوئے اور کامیاب ہو گئے۔ ترکی میں اسلامی تحریک کے کارکنوں نے ۱۸، ۱۸ بار ایک ایک گھر پر دستک دی اور کامیاب ہو گئے۔ ہم تو ۱۸ کروڑ ہیں۔ ہمارے ساتھ اللہ ہے، ہاتھوں میں قرآن ہے اور ہمارے ساتھ ایک شان دار ماضی ہے۔ اگر عوام بیدار ہو گئے تو کوئی ہمارا راستہ نہیں روک سکتا۔

● روزگار کی فراہمی اور بے روزگاروں کے لیے الاُنس: ہمارے نوجوانوں کے ہاتھوں میں ڈگریاں ہیں، مگر یہ کارآمد نہیں ہیں، اور نہ ان سے روزگار ملتا ہے۔ کیا یہ حکومت کا فرض نہیں ہے کہ وہ ہر بے روزگار نوجوان کو باعزت روزگار دے یا بے روزگاری الاُنس۔ ہمارے ہر مند اور قابل نوجوان روزگار کی تلاش میں باہر کیوں بھاگ رہے ہیں۔ حکومت ان کو بلا سود قرضے کیوں نہیں دیتی۔ نظام ایسا بنایا ہے کہ پھر معاف بھی ہو جاتے ہیں۔ جب اسلامی حکومت قائم ہو گی تو ہر بے روزگار ہر مند نوجوان کو روزگار دیں گے، اور روزگار ملنے تک بے روزگاری الاُنس دیں گے۔

● مفت تعلیم اور ارد دز بیعہ تعلیم: کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ہمارے پیارے پھول جیسے بچوں کے لیے سکول میں کریں گے، ان کے لیے ناث اور چٹائیاں نہیں ہیں اور استاد بھی نہیں ہے۔ جب کہ اعلیٰ طبقے کے لیے اے لیول، او لیول، او سفرڈ اور کیمبرج کا نظام ہے۔ کیا غریب آدمی کسی اچھے سکول یا کالج میں پڑھ سکتا ہے؟ ہمارا عزم ہے کہ اسلامی حکومت قائم ہو گی تو یہاں نظام تعلیم کو رواج دیں گے۔ جس سکول میں وزیر اعظم کا پیٹا پڑھے گا اسی میں مزدور اور ہاری کا پیٹا بھی پڑھے گا۔ یہاں ماحول ہو گا تو پتا چل جائے گا کہ کون ہیرو ہے اور کون زیر وہیں۔

ہمارے معاشرے میں اہم فی صد خواتین ہیں۔ اس شرح سے ان کے لیے سکول، کالج اور یونیورسٹیاں بھی ہوئی چاہیں مگر تنگ نظر حکومتوں نے ان کو بھی تعلیم سے محروم رکھا ہے۔ اڑھائی کروڑ بچے سکول سے باہر رہ جاتے ہیں یا انکل جاتے ہیں۔

ہم غیر ترقیاتی اخراجات کو کم کر کے تعلیم کو مفت اور عام کریں گے۔ میڑک تک تعلیم لازم ہو گی۔ تعلیم کا ذریعہ قومی زبان ہونا چاہیے اور قومی اور علاقائی زبانوں کو ان کا قرار واقعی مقام ملنا

چاہیے۔ انگریزی اہم ہے لیکن انگریزی کو ذریعہ تعلیم بنانا اور اس کی پالادستی قائم کرنے سے اجتناب ضروری ہے۔ انگریزی زبان کی پادشاہت میں کروڑوں نوجوان زندگی کی دوڑ میں بچھے رہ جاتے ہیں۔ تعلیم دینا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اسلامی پاکستان میں علم کے نور سے منور پاکستان میں تعلیم مرکزاً درجہ بند ہو گی۔

• مفت علاج: ملک کے ہسپتاں کا کیا حال ہے؟ پرانیویٹ ہسپتال ہنگ، جب کہ سرکاری ہسپتاں میں سہولیات نہیں ہیں، نہ ڈاکٹر ہے نہ دوائیاں، نہ مریضوں کے لیے بستر اور خدمت گا۔ وہاں بھی کرپشن نے اپنا اثر دکھایا ہے۔ اسلامی میران کے ایک دانت پر سرکاری خزانے سے لاکھوں روپے خرچ ہوتے ہیں، وہ بھی لندن میں۔ دوسرا طرف سرکاری ہسپتاں میں سردرد کی دوا بھی ملتی۔ غریب یہاں بھی اپنی موت کا انتظار کرتا ہے مگر وہ بھی اپنے وقت پر ہی آتی ہے۔

اسلامی فلاجی حکومت قائم ہو گی تو بڑی بیماریوں کا علاج مفت کریں گے۔

• پیداوار میں مزدور اور کسان کی شراکت: ملک کے لیے قربانی عام آدمی دیتا ہے، خون پسینہ بہاتا ہے۔ ہماری بلند و بالا عمارتیں غریب بنا تا ہے اور ان عمارتوں میں رہتا کوئی اور ہے۔ کھبیث ان کی وجہ سے لمبا ہتے ہیں مگر ان کی پیداوار کھاتا کوئی اور ہے۔ کارخانوں میں پسینہ بہاتا ہے مگر منافع کوئی اور لے جاتا ہے۔ اسلامی پاکستان میں کارخانوں کے منافع میں مزدور شریک ہو گا اور جا گیر داروں اور زمین داروں کی پیداوار امیں کسان اور ہماری شریک ہو گا۔

• غریبوں کے لیے سستی اشیا کی فراہمی: ہمارا عزم ہے کہ پاکستان ایک اسلامی جمہوری اور فلاجی ریاست ہو گی۔ اس طرح ہر وہ پاکستانی جس کی ماہانہ آمدن ۳۰ ہزار سے کم ہو اس کو آٹا، دال، چاول، گھنی، چینی اور چائے پر سب سذھی دیں گے۔ عیش اور عزت کی چیزوں پر تکمیل لگائیں گے۔ غریب کا پیٹ بھی روٹی چاہتا ہے۔ وہ اپنے بچے کے ہاتھ میں قلم اور کتاب چاہتا ہے۔ عزت کی زندگی اور رہنے کا ایک چھت چاہتا ہے۔

• عمر سیدہ لوگوں کے لیے الاonus: عمر سیدہ لوگ آخري عمر میں اپنے آپ کو زمین پر بوجھ سمجھتے ہیں۔ نہ ان کی سو شل لائف ہوتی ہے، نہ بڑھاپے کے اخراجات کا کوئی انظام

اور اس طرح وہ موت کے منتظر ہوتے ہیں۔ اسلامی حکومت قائم ہوگی تو ان کو ان کی زندگی آسان بنانے کے لیے اولڈ ایچ سو شل الاؤنس دیں گے۔

• ائمہ مساجد کرے لیے تنخواہ: پاکستان میں لاکھوں مساجد ہیں، یہاں آئندہ پانچ وقت قوم کی امامت کرتے ہیں، بچوں کو پڑھاتے ہیں، مساجد کو سنبھالتے ہیں۔ اسلامی حکومت قائم ہوگی تو پاکستان کے دوسرے مکملوں کی طرح ان کے لیے بھی تنخواہیں مقرر کرے گی اور یہی مساجد عبادت کے مراکز تو ہیں ہی، علمی مرکز بھی بنیں گے۔ منبر و محراب کو قوم کو منظم کرنے کے لیے متعدد کرنے کے لیے اور علم کے نور کو عام کرنے کے لیے استعمال کیا جائے گا۔

• غیر مسلموں کرے لیے تحفظ: میں غیر مسلم پاکستانیوں کو بھی یقین دلاتا ہوں کہ اسلامی حکومت میں تمہاری جان و مال اور عزت و آبرو کو تحفظ حاصل ہوگا۔ آج کی طرح کوئی تھیس جھوٹے الزام لگا کر آگ کی نذر نہیں کر سکے گا۔ پچھلے ڈیڑھ ہزار سال میں مذہبی اقیتوں کو سب سے زیادہ تحفظ اگر ملا ہے تو مسلم حکمرانی میں ملا ہے۔ نبی مہریان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ”جس مسلمان نے کسی غیر مسلم کا حق مارا یا اسے اپنے علم کا نشانہ بنایا، قیامت میں اس مسلمان کے خلاف دعویٰ لے کر خود میں کھڑا ہوں گا۔“

اللہ اللہ! جس غیر مسلم کی طرف سے وکیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں، کیا ہم اسے تکلیف دے سکتے ہیں۔ ملک کے وسائل پر آپ کا بھی اسی طرح حق ہے جس طرح مسلمانوں کا ہے۔

• سود کے خلاف اعلانِ جنگ: سود اور سودی کا رو بار نے معاشرے میں تصادم پیدا کیا ہے۔ ہم سود کے خلاف جنگ کا اعلان کرتے ہیں۔ بنک مال داروں کو قرضے دیتے ہیں لیکن جبون پڑی والوں کو، گھر بنانے والوں کو قرض نہیں دیتے۔ بچوں کو تعلیم کے لیے قرض نہیں دیتے۔ ۵۱ فی صد عورتوں کو قرض نہیں دیتے۔ ہم اس سودی نظام کو مژدہ باد کہتے ہیں۔

اسلامی حکومت قائم ہوگی تو بنکوں کے دروازے عام لوگوں کے لیے کھل جائیں گے۔ حکومت اسلام کے معاشری نظام کو اپنائے گی تو عام آدمی ترقی کرے گا۔

ہم حکومت سے بھی کہتے ہیں کہ وہ سود کے حوالے سے سپریم کورٹ سے اپنی اپیل واپس

لے ورنہ ہم عوام سے سودی اداروں کے بائیکاٹ کی اپیل کریں گے۔ سودی نظام کی وجہ سے مہنگائی ہے۔ عالمی بنک کے قرضے بھی امیروں پر خرچ ہوتے ہیں اور ہنگز یاں غربیوں کو پہنائی جاتی ہیں۔ ہم زکوٰۃ کا نظام نافذ کریں گے کہ ہر بیوہ اور یتیم کی کفالت کا سامان ہو سکے۔ غریب کے لیے مفت علاج کا انتظام ہو سکے اور جو مظلوم عدالت میں اپنا فیصلہ، اپنا کیس خون ہمیں چلا سکتا تو سرکار ان کو یہ سہولت دے گی۔

● ناجائز جاگیروں کی غربا میں تقسیم: جس ملک میں بھی جاگیرداری نظام ہے، وہاں انسان ترقی نہیں کر سکتا۔ یہاں اگریزوں نے جن غلاموں کو غداری کے عوض بڑی بڑی جاگیریں دی تھیں، ہم ان کو واپس لے کر غربیوں میں تقسیم کریں گے اور قومی خزانے کو جس نے بھی لوٹا ہے اس کا احتساب کریں گے، اس کے ساتھ حساب کتاب کریں گے۔

● منصفانہ انتخابات اور متناسب نمائندگی: ہم چاہتے ہیں کہ عام انتخابات سے قبل پوری انتخابی نظام کی اور بالٹگ کی جائے۔ ایکشن کمیشن کی تشكیل نہ ہونی چاہیے۔ عوام ایکشن کے نام پر سلیکشن قبول نہیں کریں گے۔ بیلٹ بکس پر ووٹر کا اعتماد ختم ہو رہا ہے۔ خدا کے لیے عوام کے فیصلے عوام کو کرنے دیں۔

یہ کیسی عجیب بات ہے کہ ایکشن سے پہلے صوبے اور علاقوں تقسیم کے جاتے ہیں۔ یہاں ظاہری حکومت ایک ہے اور باطنی حکومت دوسرا اور جب دونوں ایک یقین پر نہیں ہوتے تو عوام بھی مشکل سے دوچار ہوتے ہیں اور باہر کی دنیا بھی حیران ہوتی ہے کہ ظاہر حکومت سے معابرے کرے یا باطنی سے۔ ایکشن کا راستہ ہی تبدیلی کا راستہ ہے۔ جب پر امن جدوجہد کے راستے بند ہو جاتے ہیں پھر مسلسل جتنے ہیں۔

عوام کا مطالبہ ہے کہ متناسب نمائندگی کی بنیاد پر ایکشن ہوتا کہ کسی کا ووٹ ضائع نہ ہو۔ موجودہ طریقے میں پارٹی اور لیئر جاگیرداروں اور سماں یہ داروں اور دولت مندوں کے ہاتھوں یہ غمال ہوتے ہیں۔ متناسب نمائندگی میں لوگ پارٹی کو ووٹ دیں گے، منشور کو ووٹ دیں گے اور میرٹ کی بنیاد پر لوگ آئیں گے۔ پھر ہر کوئی نہیں کہے گا کہ ہمارے ساتھ دھاندی ہوئی ہے۔

● آزاد خارجہ پالیسی: ہم آزاد خارجہ پالیسی کے قائل ہیں۔ تمام ممالک سے دوستی کا

رشتہ استوار کرنا چاہتے ہیں اور خصوصیت سے پڑوسیوں کے ساتھ اچھے تعلقات کے بھی قائل ہیں۔ ہم دوسروں کے معاملات میں عدم مداخلت کے بھی قائل ہیں لیکن وہ آقا اور ہم غلام کی حیثیت سے ہوں، اس خارجہ پالیسی کو ہم یکسر مسترد کرتے ہیں۔ پاکستان کی آزادی، حاکیت، خود مختاری اور نظریاتی شخص اور ملک کے مفادات کا تحفظ ہماری خارجہ پالیسی کا اصل ہدف ہوگا۔

### قوم سے اپیل

ہم پاکستان کو ایک اسلامی جمہوری فلاجی ریاست بنانا چاہتے ہیں۔ ایک ایسی ریاست جہاں حاکیت اور شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی اور حکومت عوام کے مخلص بندوں کی۔ اس مقصد کے لیے عوام ہمارا ساتھ دیں۔ ہمارے پاس وزن ہے، ہمارے پاس مخلص ماہرین کا رکنان کی ٹیم ہے۔ ہم عوام کے تعاون سے اُسٹیش کو کلکست دیں گے۔  
جماعتِ اسلامی ہی تبدیلی لا سکتی ہے۔ کرپشن کا سومنات ہم ہی تو رکھتے ہیں۔ ہم نے ہر دور میں قربانی دی ہے۔ پاکستان کی محبت میں جماعتِ اسلامی کے قائدین کے جنازے جیلوں سے نکل رہے ہیں۔ ہم ززلوں اور سیلاں کی مصیبتوں میں عوام کے ساتھ کھڑے تھے۔ ہم نے ہمیشہ فلسطینیوں کا ساتھ دیا۔

### مر جلائے ہیں مشطون کی طرح

یوں بھی لوگوں کی رہبری کی ہے

ہمارا ایجاد اقوام نے قول کیا تو ہم آپ کو ایک ایسی حکومت دیں گے جس میں کوئی بھی قانون سے بالآخر نہیں ہوگا۔ ایک ایسی حکومت جس کا وزیر اعظم ۱۸ کروڑ عوام کی قیادت کر سکے۔ مسجد میں امامت بھی کر سکے اور اقوام تحدہ میں ایک ارب مسلمانوں کی نمائندگی بھی کر سکے۔ میں ساری جماعتوں سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس ملک کی خاطر ہمارے ایجادے کو تسلیم کر لیں تاکہ یہ ملک ترقی کر سکے۔ یہ پارٹی کا نہیں، قوی ایجادا ہے۔

میرے بھائیو اور دوستو!

۱۹۴۱ء میں جماعتِ اسلامی کا جو پولالگایا گیا تھا، وہ اب ایک تاوار درخت بن گیا ہے۔

جو قطرہ تھا وہ اب ایک سمندر بن گیا ہے۔ یہ ذرہ اب نولا دی چنان بن گیا ہے۔ ہمارے ہاتھوں

میں قرآن ہے اور ہمارے رہنمائی آخرالزمان ہیں۔ ہم حق پر ہیں۔ ہمیں حق کے ساتھ چلنا ہے، حق کے ساتھ چینا ہے، اور حق کے ساتھ آگے بڑھنا ہے۔

---